73219 ـ خاوند کے مال سے صدقہ کرنا

سوال

میرا خاوند اپنی ساری تنخواہ مجھے لا کر دیتا ہے تا کہ میں جس طرح چاہوں اسے خرچ کروں، کیا میرے لیے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ و خیرات کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اگر اسے علم ہو جائے تو ان شاء اللہ وہ خوش اور راضی ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر بیوی کو علم ہو کہ خاوند ایسا کرنے سے راضی ہو گا تو اس کے لیے خاوند کے مال سے صدقہ و خیرات کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور عورت اتنا صدقہ و خیرات کرے جس کے متعلق علم ہو کہ اس پر خاوند راضی ہو جائیگا، لیکن زیادہ مال صدقہ و خیرات کرنے کے لیے خاوند کی اجازت لینا ضروری ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر عورت بغیر کسی خرابی کے خاوند کے گھر سے خرچ (صدقہ) کرتی ہے تو اسے اس کا اجروثواب حاصل ہو گا، اور اس کے خاوند کو بھی کمائی کا اجروثواب اور بیوی کو جو خرچ کیا ہے کا اجروثواب ملےگا، اور خزانچی کو بھی اسی طرح اجر حاصل ہوگا، ان کے اجروثواب میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی جائیگی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1425)صحیح مسلم حدیث نمبر (1029).

اور اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

" اے اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس وہی کچھ ہوتا ہے جو مجھے زبیر رضی اللہ تعالی عنہ دیں، تو کیا اگر میں تھوڑا سا کسی کو دے دوں جو زبیر مجھے دیتا ہے تو مجھے کوئی گناہ تو نہیں ہوگا ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم حسب استطاعت خرچ کیا کرو، اورت جمع کر کے مت رکھو کہ بخل کرو، اللہ بھی تم پر روزی تنگ کر دے گا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1434) صحیح مسلم حدیث نمبر (1029).

الرضخ: قليل سی چيز الله كسی كو دينا.

ديكھيں: فتح البارى (3 / 113).

اور امام نووى رحمہ اللہ مسلم كى شرح ميں لكھتے ہيں:

اجازت كى دو قسميں ہيں:

پہلى:

صدقہ و خيرات اور نفقہ كى صريح اجازت.

دوسرى:

عرف و عادت كے مفہوم سے اجازت، مثلا سوالى كو روٹى وغيرہ دينا جس كى معاشرہ ميں عادت ہو، اور اس كے متعلق عرف كے ذريعہ علم ہو كہ خاوند اور مالك ايسا كرنے پر راضى ہوگا، اس ميں اس كى اجازت ہے چاہے اس نے كہا نہ بھى ہو ...

اور يہ علم ميں ركھيں كہ يہ سب كچھ تھوڑى اور قليل سى چيز ميں ہے جس كے بارہ ميں علم ہو كہ عام طور پر خاوند راضى ہو گا، اور اگر متعارف اور عادت سے زيادہ چيز ہو تو جائز نہيں ہے.

درج ذيل فرمان نبى صلى اللہ عليہ وسلم كا معنى بھى يہى ہے:

" اگر كوئى عورت اپنے گھر كا غلہ بغير كسى خرابى كے خرچ (صدقہ) كرتى ہے "

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس مقدار كى طرف اشارہ كيا ہے جس پر عام طور پر خاوند راضى ہو جاتا ہے " انتہى

ديكھيں: شرح مسلم للنووى (7 / 113).

اور فتاوى اللجنة الدائمة كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" اصل يہى ہے كہ عور كو اجازت كے بغير اپنے خاوند كے مال سے صدقہ و خيرات كرنے كا حق حاصل نہيں، مگر تھوڑى بہت چيز جو عام طور پر معروف ہو كر سكتى ہے، مثلا پڑوسى كے ساتھ صلہ رحمى كرنا، اور سوالى كو تھوڑى سى چيز دينا جس سے خاوند كو نقصان نہ ہوتا ہو، اور اس كا اجروثواب دونوں كو حاصل ہوگا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب عورت اپنے گھر کا کھانا بغیر کسی خرابی کے خرچ کرتی ہے تو اس نے جو خرچ کیا ہے اسے اس کا ثواب حاصل ہوگا، اور اس کے خاوند کو اس نے جو کمایا اس کا اجروثواب ملےگا، اور خزانچی کو بھی اسی طرح، ان میں سے کسی ایك کے اجروثواب میں بھی کمی نہیں کی جائیگی " متفق علیہ. انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 81).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ عورت جو اپنے خاوند کے مال سے خرچ کرتی ہے اور خاوند اسے ایسا کرنے سے منع نہیں کرتا، اور بیوی کو بھی خاوند کے متعلق اس کا علم ہے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن اگر خاوند اسے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: المنتقی (4) سوال نمبر (197).

مزید آپ سوال نمبر (47705) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .